بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۶ | سوموار ۲۵ ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ ۔ ۳۰ صلح ۱۳۶۳ ہش ۔ ۳۰ جنوری ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۵

اخبارِ احمدیہ

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت سے متعلق تازہ اطلاع

(۲۹ جنوری ۱۹۸۴ء)

"عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ (آمین)

اسلام کی امتیازی خصوصیات پر کینبرا یونیورسٹی میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا معرکہ آرا خطاب

اپنی امتیازی خصوصیات اور دلکش محاسن کی وجہ سے دنیا میں اسلام ہی واحد عالمگیر مذہب ہے

یہی ایک زندہ مذہب ہے اور آج بھی خدا اور بندے کے درمیان تعلق کے قیام کا واحد دعویدار ہے

اس کا زندہ اور درخشندہ ثبوت جماعت احمدیہ کے وجود میں مشاہدہ کیا جا سکتا ہے

فرمودہ ۵ اخاء ۱۳۶۲ ہش مطابق ۵ اکتوبر ۱۹۸۳ء ۔ ۲ بجے بعد دوپہر

بمقام لیکچر ہال فیکلٹی آف آرٹس آسٹریلین نیشنل یونیورسٹی کینبرا۔ آسٹریلیا:

نوٹ: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مشرق بعید کے حالیہ دورہ ۱۹۸۳ء میں آسٹریلیا کے دارالحکومت کینبرا میں آسٹریلین نیشنل یونیورسٹی کے فیکلٹی آف آرٹس کے لیکچر ہال میں مورخہ ۵ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو ۲ بجے بعد دوپہر (پاکستان کے وقت کے مطابق ۹ بجے صبح) SOME DISTINCTIVE FEATURES OF ISLAM. "اسلام کی امتیازی خصوصیات" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ اس کا اردو ترجمہ احباب کرام کی خدمت میں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر پیش کر رہا ہے:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم اے انچارج صیغہ زود نویسی، ربوہ:

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

اسلام کا سب سے دلکش امتیازی حسن:

اسلام کی امتیازی خصوصیات کا ذکر چلے تو سب سے پہلے اور سب سے دلکش اسلام کا جو امتیازی حسن آنکھوں کے سامنے ابھرتا ہے وہ اس کی یہ ادائے دلبری ہے کہ سچائی کا اس طرح اجارہ دار نہیں بنتا کہ گویا اسلام کے سوا کبھی دنیا میں کوئی سچا مذہب نہیں آیا اور عرب قوم کے سوا کبھی اللہ تعالیٰ نے کسی اور قوم کو اپنے پیار سے نہیں نوازا۔ بلکہ اسلام وہ منفرد مذہب ہے جو سچائی پر کسی مذہب یا قوم یا رنگ اور نسل کی اجارہ داری کو یک قلم موقوف فرماتا ہے اور یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری ہونے والی ہدایت کا سلسلہ ایک رحمت عام ہے جو ہر زمانہ میں اس مخلوق پر فیض رساں رہا اور ہر قوم اور ہر نسل کے انسان کو اس نے اپنے نور ہدایت سے نوازا اور کوئی خطۂ زمین یا قوم نہیں جہاں خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر نہ آئے ہوں۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

"اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ ○"

(الرعد آیت ۸)

اس کے برعکس ہم تعجب سے یہ دیکھتے ہیں کہ کسی دوسرے مذاہب کی الہامی کتاب میں کسی دوسری قوم یا سرزمین میں ظاہر ہونے والے مذہب کی صداقت کا اعلان نہیں بلکہ اس کے برعکس اس قدر زور ایک محدود دائرہ میں ظاہر ہونے والے مذہب کی سچائی پر دیا جاتا ہے اور ایسی بے اعتنائی دیگر قوموں اور انسانوں سے برتی جاتی ہے کہ گویا خدا بس ایک ہی قوم اور ایک ہی نسل اور ایک ہی مذہب کا ورثہ پانے والوں کا خدا تھا اور دیگر کل عالم میں بسنے والے انسانوں سے اس کا کوئی تعلق نہ تھا مثلاً بائیبل صرف بنی اسرائیل کے خدا کو پیش کرتی ہے اس میں بار بار ایسا ذکر ملتا ہے کہ:۔

"خداوند اسرائیل کا خدا ابدالآباد مبارک ہو" [1]

[1] تواریخ ۱۶/۳۶ نیز دیکھیں سموئیل ۲۵/۳۲ ۔ سلاطین ۱/۴۸ ، تواریخ ۶/۱ زبور ۷۲/۱۸

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ۔ پبلشر۔ مسعود احمد۔ پرنٹر عبدالحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت ۔ دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن اشارۃً بھی کسی اور قوم یا خطۂ زمین پر پیدا ہونے والے مذہبی مصلحین کی سچائی کی تصدیق نہیں ملتی۔ پس یہود کا یہ عقیدہ کہ بنی اسرائیل کے سب نبی صرف اسرائیل کے گھرانے کے لئے آئے تھے بائیبل کی تعلیم اور منشاء کے عین مطابق ہے۔

حضرت مسیحؑ نے بھی اپنے آپ کو صرف بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے مبعوث قرار دیا اور کہا:۔

"میں اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔" [1]

اور اپنے حواریوں کو یہ تعلیم دی کہ:۔

"وہ چیز جو پاک ہے کتوں کو مت دو اور اپنے موتی سؤروں کے آگے مت پھینکو" [2]

اسی طرح ہندو مذہب میں بھی وید کو محض اونچی ذاتوں سے مخصوص کیا گیا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے:۔

"اگر کوئی شودر وید سن لے تو راجہ سیسے اور لاکھ سے اس کے کان بھر دے وید منتروں کا اچارن (تلاوت) کرنے پر اس کی زبان کٹوا دے اور اگر وید کو پڑھ لے تو اس کا جسم ہی کاٹ دے۔" [3]

اس منفی تعلیم کو نظر انداز بھی کر دیا جائے اور اس کی خواہ کوئی بھی توجیہہ پیش کی جائے یہ حقیقت اپنی جگہ قائم رہتی ہے کہ ہندوؤں کی کتب مقدسہ میں کسی ایک بھی دوسری قوم یا علاقے کے مذہب کی سچائی کا کوئی اعلان اشارۃً بھی نظر نہیں آتا۔ یہی حال دیگر کتب مقدسہ کا ہے اور نہ تو کنفیوشزم میں کسی غیر قوم یا ملک میں ظاہر ہونے والے مذہبی رہنما کی سچائی کی تصدیق ملتی ہے نہ بدھ ازم میں نہ زرتشتی مذہب میں۔ گویا ہر ایک کو اپنے کام سے کام ہے اور ہر ایک کا خدا بس اسی ایک قوم کا خدا ہے جس کا دیگر مخلوقات سے کوئی تعلق نہیں۔

یہاں یہ بنیادی سوال اٹھتا ہے کہ اگر یہ سب مذاہب سچے تھے تو خدا کے تصور کو اس حد تک محدود کر کے پیش کرنے میں کیا حکمت تھی۔ کیا اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا درست نہ ہوگا کہ ان کی کتب مقدسہ محدود علم کی پیداوار ہیں اور دیگر بنی نوع انسان سے ان کی بے تعلقی لاعلمی پر دلالت کرتی ہے۔

پس وہ خدا کیسا خدا ہے جو صرف ایک ہی قوم کو ہدایت کے لئے چن لے اور اپنے دیگر تمام بندوں سے بے رخی اور بے اعتنائی کا سلوک کرے؟

جب ہم اس پہلو سے قرآن کریم پر نظر ڈالتے ہیں تو وہ اس الجھن کا یہ حل پیش فرماتا ہے کہ نزول قرآن سے قبل اور بعثت محمد مصطفےٰؐ سے پہلے اگرچہ ہر قوم کی طرف اور ہر خطۂ زمین کی طرف خدا تعالیٰ کے رسول آئے لیکن ان سب کی حیثیت قومی اور مقامی تھی اور انسانی تمدن ابھی اس حد تک ارتقاء پذیر نہیں ہوا تھا کہ کوئی عالمی نبی عالمی پیغام لے کر ان کی طرف بھیجا جاتا۔ پس قرآن قومی اور مقامی انبیاءؑ کے وجود کا تو ذکر کرتا ہے۔ بعثت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کسی ایسے نبی کا ذکر نہیں کرتا جو عالمی پیغام لایا ہو۔

عالمگیر مذہب کی حیثیت سے اسلام کی ایک اور امتیازی شان:

اس نکتہ کو سمجھ کر جہاں ایک ذہنی الجھن سے نجات ملتی ہے وہاں اسلام کی ایک اور امتیازی حیثیت کا علم بھی حاصل ہو جاتا ہے یعنی یہ ایک ہی مذہب ہے جو کل عالم کے انسانوں کو مخاطب کرتا ہے اور یہ دعویٰ کرتا ہے کہ انسان اپنے ارتقاء کی اس منزل تک پہنچ جاتا ہے جہاں اسے قومی اور علاقائی مذاہب کی حدود سے نکال کر اسلام کی صورت میں ایک عالمی مذہب عطا کیا جاتا ہے۔

اسلام کی کتاب کا پہلا ورق ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ یعنی تمام جہانوں کی ربوبیت کرنے والے خدا کی حمد پر مشتمل ہے اور اس کے آخری صفحہ پر رَبِّ النَّاسِ یعنی تمام انسانیت کے رب سے دعائیں کرنے کی تلقین کی گئی ہے گویا اس کتاب کا اول و آخر تمام جہانوں کے خدا کا تصور پیش کرتا ہے نہ کہ محض عربوں یا مسلمانوں کے خدا کا۔

پس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کوئی شخص نہ تھا جس نے ساری دنیا کو دعوت کی ہو اور قرآن سے پہلے کوئی کتاب نہ تھی جس نے ساری دنیا کو مخاطب کیا ہو۔ دنیا میں پہلی مرتبہ یہ اعلان رسول اسلامؐ کے حق میں کیا گیا:۔

"وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا ۝"
(سبا: ۲۹)

اور فرمایا:۔

"قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا"
(الاعراف: ۱۵۹) [1]

اور قرآن کو اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ کہہ کر تمام عالمین کے لئے ایسی نصیحت قرار دیا جس سے انسانیت کا شرف وابستہ ہے۔

دوسرے مذاہب میں عالمگیریت کا دعویٰ ان کی الہامی کتب سے نہیں ملتا اور اگر بعد میں سینٹ پال وغیرہ نے عیسائیت کی تبلیغ کو عام کر بھی دیا تو یہ اس مذہب کا حصہ نہیں کہلا سکتی کیونکہ یہ مسیحؑ کی ہدایت کے خلاف ہے۔ پھر طرفہ یہ کہ اس نام نہاد دعویٰ عالمگیریت کا کوئی ثبوت بھی اس مذہب کے پاس نہیں ہے۔

اس کے مقابل پر اسلام عالمگیر ہونے کا دعویٰ کر کے اس کا ثبوت بھی پیش کرتا ہے اور ثبوت بھی ایسا ناقابل تردید جو ایک طرف دوسرے مذاہب کے عالمگیر ہونے کے دعویداروں کو جھوٹا ثابت کر رہا ہے تو دوسری طرف اسلام کی زبردست امتیازی شان ظاہر کرتا ہے۔

وہ یہ کہ توریت اور انجیل میں کہیں نہیں آیا کہ غیر قوموں میں بھی نبی آئے ہیں اور بنی اسرائیل کے سوا اور لوگوں کو بھی مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کا شرف حاصل ہوا ہے۔ الغرض خالق عالم کے اپنی باقی مخلوق کے ساتھ رشتہ اور تعلق کا کوئی ذکر کسی دوسرے مذہب میں نہیں ملتا۔ پس وہ مذہب کیسے عالمگیر ہو سکتا ہے جو کسی اور خطے کے انسانوں سے خدا تعالیٰ کی ہمکلامی تسلیم ہی نہیں کرتا اور مذہب کی عالمگیر حیثیت سے ہی انکاری ہے۔

ایک اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ہر زمانہ میں ہر قوم سے خدا تعالیٰ کا تعلق رہا ہے، فرماتا ہے:۔

"وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ" (فاطر: ۲۵)

"وَلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ" (الرعد: ۸)

کہ دنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں جس میں نبی نہ آئے ہوں بلکہ ہر قوم اور زمانہ میں کوئی نہ کوئی ہادی ضرور آیا ہے۔

اس عظیم الشان اعلان سے عالمی کیریکٹر ظاہر ہو گیا۔ پس اسلام ہی ہے جو انسان اور مذہب کی عالمی حیثیت کو تسلیم کرتا ہے اور یہ امر جہاں اسلام کے عالمگیر ہونے کا ثبوت ہے وہاں اسلام کی عظیم برتری دوسرے مذاہب کے مقابل پر ظاہر کرتا ہے۔

اسلام کی عالمگیر حیثیت کی ایک اور بیّن دلیل:

پھر اس مضمون کا دوسرا رُخ اسلام کی ایک اور امتیازی خوبی ظاہر کر کے اس کا عالمگیر ہونا ثابت کرتا ہے۔ فی الحقیقت عالمگیر مذہب کا دعویٰ کرنے کے لئے صرف یہ کافی نہیں کہ دوسرے مذاہب میں کسی ہادی یا رہنما کا آنا مان لیا جائے بلکہ جب تک دوسرے مذاہب کے بانیوں کو تسلیم نہ کیا جائے عالمگیر ہونے کا دعویٰ کیا ہی نہیں جا سکتا۔ یہ خوبی بھی کسی دوسرے مذہب میں نظر نہیں آتی۔ اسلام کو یہ فخر حاصل ہے کہ وہ دوسرے تمام مذاہب کے بانیوں اور پیشواؤں کو (جو اپنے وقت میں سچے تھے) مانتا اور قبول کرتا ہے۔

قرآن شریف کو بار بار دوسری کتابوں کا "مصدق" کہا گیا ہے اور مسلمانوں کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جس طرح اپنے نبی کا ماننا ان پر فرض ہے دوسری قوموں کے نبیوں اور رسولوں پر ایمان لانا بھی فرض ہے اور ایمان کے لحاظ سے کسی رسولؑ میں کوئی تفریق جائز نہیں کہ کسی کو مانیں اور کسی کو نہ مانیں۔ فرماتا ہے:۔

"اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ" (البقرہ: ۲۸۶) [2]

اس لئے ہر مسلمان انبیاء کی معروف تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار (یا کم و بیش) پر صدق دل سے ایمان لاتا ہے۔

پس بلا تمیز رنگ و نسل اور بلا لحاظ زمانہ و قوم تمام امتوں کے رسولوں کو سچا تسلیم کرنے اور ان کی تکریم کا اصول ہی قوموں میں صلح کی صحیح بنیاد اور مذاہب میں اتحاد کی منفرد راہ ہے اور یہ جہاں عالمگیریت کے دعویٰ کا ایک بڑا تقاضا ہے وہاں اسلام کی عالمگیریت کی بیّن دلیل ہے۔

یہاں اس سوال کا جواب خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ عالمگیریت میں اپنی ذات میں کیا

---

[1] متی ۱۵/۲۱ تا ۲۵ [2] متی ۷/۶ [3] گوتم سمرتی ادھیائے ۱۲

[1] تکویر: ۲۸ [2] نیز البقرۃ: ۵ دیکھیں

خوبی ہے اور اسلام اس پر کیوں زور دیتا ہے، سو یاد رکھنا چاہیئے کہ جب سے اسلام وحدتِ اقوام کا پیغام لے کر آیا ہے، اتحادِ اقوام کی طرف دنیا کا سفر تیز سے تیز تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں مختلف ممالک کی نیڈ ریشنز، لیگ آف نیشنز، یو این او کا قیام اور مذہبی دنیا میں ورلڈ کانفرنس آف ریلیجنز اس کی چند مثالیں ہیں۔ جو انسان کے وحدتِ اقوام کے اس طویل سفر میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

پس وہ چیز جس کی ضرورت آج کا ترقی یافتہ انسان محسوس کرتا ہے قرآن شریف نے آج سے چودہ سو سال قبل بطور بیج کے اپنی تعلیم میں شامل کر دی تھی اور آج تو ذرائع رسل و رسائل اور نظامِ مواصلات کے ذریعہ وحدتِ اقوام کی طرف قوموں کا سفر زیادہ برق رفتاری سے جاری ہے۔ لیکن اس جگہ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں اور وقت اس حقیقت کو ثابت کریگا کہ اس سفر کی آخری منزل اسلام ہے جو ابتداء سے بھی عالمگیر ہونے کا مدعی ہے۔

مذاہب میں اختلاف اور تضاد کی حقیقت:

اب ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ "اگر سب مذاہب کے بانی خدا کی طرف سے تھے تو پھر مختلف مذاہب کی تعلیم میں اختلاف کی وجہ کیا ہے؟ کیا ایک خدا مختلف تعلیمیں دے سکتا ہے"؟

اس سوال کا جواب سوائے اسلام کے اور کوئی دوسرا مذہب پیش نہیں کرتا اور یہ امتیاز بھی اسلام کی شریعت کو حاصل ہے۔ اسلام اس امر کی وضاحت کرتا ہے کہ بنیادی طور پر اختلافِ مذاہب کی دو وجوہ ہیں۔

اوّل یہ کہ مختلف حالات میں مختلف تعلیم کی ضرورت تھی۔ اس لئے اس حکیم و خبیر ہستی نے اس انسانی ضرورت کا لحاظ رکھتے ہوئے مختلف زمانوں اور قوموں اور ملکوں کی ضروریات کے مطابق ان کو تعلیم دی۔

مذاہب میں اختلاف کی دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ مرورِ زمانہ سے سابقہ مذاہب کی تعلیم محفوظ نہ رہی۔ لوگ حالات اور ضروریات کے مطابق ان میں خود تبدیلی کرتے رہے اور وہ الہامی کتب اس شکل میں نہ رہیں جس میں وہ نازل ہوئی تھیں تب نئی تعلیم کی ضرورت پیش آئی۔

ایک اور محرک سابقہ تعلیموں کے محفوظ نہ رہنے کا یہ بھی ہوا کہ جوں جوں زمانۂ نبوت سے دوری ہوتی گئی شریعت کی سختی کے ردِ عمل کے طور پر مذاہب کے آزادی کے تصور اور خواہشات نفسانی کی غلامی نے مذہبی تعلیمات پر تحریف کے ایسے نشتر چلائے جو بعد میں آنے والے سچے مذاہب کے لئے اختلافات کا ناسور بن گئے۔ گردشِ زمانہ سے پھر ایک حصہ ان تعلیمات کا نسیان کی نذر بھی ہو گیا اور اس طرح وہ کتب محفوظ نہ رہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُکِّرُوْا بِهٖ"

(المائدہ: ۱۴)

چنانچہ بائیبل کے جدید نظر ثانی شدہ ایڈیشنز کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ کئی آیات جو پہلے ایڈیشنز میں متن میں تھیں ان کو اب حاشیے میں اور جو پہلے حاشیہ میں تھیں ان کو اب متن میں شامل کر دیا گیا ہے[1] لیکن یہ تو ایک بالکل معمولی اور ادنےٰ مثال ہے۔ بائیبل میں یا دیگر کتب مقدسہ میں تحریف کا مضمون ایک بہت ہی وسیع مضمون ہے جس پر تحقیق کرنے والے صدیوں سے کام کرتے چلے آ رہے ہیں اور ایک بات بہرحال قطعی طور پر ثابت ہے کہ بعض ایسی بنیادی تبدیلیوں اور تضادات کا پتہ چلتا ہے جن سے صرف نظر ممکن نہیں۔ اسے ہم "بد دیانتی" کا نام نہ بھی دیں تو کم از کم اتنا ضرور ثابت ہوتا ہے کہ مرورِ زمانہ کے ساتھ انسان ان کتب میں تبدیلیاں کرنے پر مجبور رہا ہے۔

اسلام یہ دعوےٰ نہیں کرتا کہ تمام مذاہب اپنی موجودہ شکل میں تمام تر سچے ہیں۔ بلکہ آغاز سے لے کر انجام تک مسلسل تبدیلی اور انحطاط اور تعمیر نو یا انہدام کے عمل پر مختلف زاویوں سے روشنی ڈالتا ہے۔ پس اسلام صرف اس حد تک دیگر مذاہب کی سچائی کا مصدق ہے کہ وہ آغاز میں سچے تھے لیکن رفتہ رفتہ تحریف و تبدل کے عمل نے ان کے چہرے بدل دیئے۔ یہ تحریف و تبدل کا عمل کتب مقدسہ کے متن میں بھی ہوتا رہا اور نظریات و عقائد میں بھی اور اس کا رُخ ہمیشہ وحدت سے کثرت اور توحید سے شرک کی طرف رہا۔

اگر ہم قرآن کے پیشکردہ اس اصول کی روشنی میں مذاہب میں اختلاف کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ جتنا کسی مذہب کے منبع کے قریب جائیں گے اختلافات کم ہوتے چلے جائیں گے۔ مثلاً عیسائیت اور اسلام کے مابین تقابلی جائزہ کو مسیح کی زندگی اور اناجیل اربعہ کے مطالعہ تک محدود رکھیں تو انجیل اور قرآن کے مابین اصولی تعلیم کے لحاظ سے کم اختلاف نظر آئیں گے لیکن زمانے میں جتنا آگے بڑھیں گے ان اختلافات کی خلیج انسانی ہاتھوں کی کرشمہ سازی سے وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جائے گی۔ یہاں تک کہ اس کا پاٹنا کسی انسان کے بس کا روگ نہیں رہیگا۔

دیگر مذاہب کے تاریخی مطالعہ سے بھی یہی حقیقت واضح ہوتی ہے کہ قرآن کریم کے پیشکردہ نظریہ کی تائید میں بھی قوی قرائن ملتے ہیں کہ تبدیلی کا رخ ہمیشہ توحید سے شرک اور حقیقت سے افسانہ کی طرف رہا ہے۔

قرآن شریف اس اصول کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ (النحل ۳۷)

کہ ہم نے ہر امت میں رسول بھیجے جنہوں نے ایک خدا کی عبادت کرنے اور شیطانی امور سے بچنے کی تعلیم دی۔

پھر فرماتا ہے:۔

تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓی اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِیُّهُمُ الْیَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَهُمُ الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِیْهِ وَهُدًی وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ (النحل ۶۴، ۶۵)

ہمیں اپنی ذات کی قسم کہ ہم نے تمام امتوں کی طرف اپنے پیغامبر بھیجے انہوں نے ان کو ہمارے احکام سے آگاہ کیا۔ پھر شیطان نے ان کے (بد) اعمال خوبصورت کر کے دکھائے۔ سو آج وہی ان کا آقا بنا ہوا ہے اور وہ اس کے پیچھے جا رہے ہیں۔ ان کے لئے دردناک عذاب مقدر ہے۔ اور ہم نے تجھ پر اس کتاب کو اس لئے اتارا ہے کہ جس بات سے متعلق انہوں نے باہم اختلاف کر لیا ہے اس کی اصل حقیقت کو وہ کتاب ان پر روشن کرے اور نیز جو اس پر ایمان لائیں ان کے لئے یہ کتاب ہدایت اور رحمت کا موجب ہو۔

آغاز مذاہب سے متعلق قرآن کریم کے اس نظریہ کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہر مذہب اپنے آغاز میں سچا ہوتا ہے بلکہ قرآن کریم ہر سچے مذہب کے بگڑ جانے کے باوجود اس کی سچائی کی یہ قطعی پہچان ہمیں بتاتا ہے کہ جو مذہب بھی سچا اور خدا کی طرف سے ہے اس کی صداقت کو پہچاننے کا قطعی اور یقینی ذریعہ یہ ہے کہ اس کے ماخذ کی پڑتال کرو۔ اگر اس کے ماخذ میں توحید کی تعلیم نظر آئے اور خالصۃً للہ عبادت اور بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی کی ہدایت ملے تو ایسے مذاہب میں پیدا ہونے والی بعد کی تبدیلیوں کے باوجود تمہیں اس حد تک اس کی صداقت کو تسلیم کرنا ہوگا کہ ان کے بانی سچے اور پاکباز لوگ تھے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے برحق رسول تھے اور بلا تفریق ان کی صداقت پر ایمان لانا ضروری ہے۔

اسلام کا ایک اور امتیاز اس کی تعلیم کا دائمی ہونا ہے

اسلام کو دوسرے مذاہب پر ایک اور یہ امتیاز بھی حاصل ہے کہ صرف عالمی ہونے کا دعوےٰ نہیں کرتا بلکہ ابدی اور دائمی ہونے کا دعوےٰ بھی کرتا ہے اور اس دعوے کے پیدا ہونے والے تقاضے بھی پورے کرتا ہے۔ مثلاً کسی پیغام کے دائمی ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ہر پہلو سے کامل بھی ہو اور محفوظ بھی ہو یعنی اس کی کتابت مقدس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ ضمانت بھی دی گئی ہو کہ وہ ہمیشہ انسانی دستبرد سے محفوظ رکھی جائے گی۔

---

[1] انجیل مرقس باب ۱۶ آیت ۹ تا ۲۰ مطبوعہ ۱۹۲۸ء و مطبوعہ ۱۹۷۷ء اور ۱۸۸۸ء لدھیانہ۔ انجیل متی باب ۱۷ آیت ۲۱ مطبوعہ ۱۸۸۸ء لدھیانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنانچہ قرآن کریم کی پیشکردہ تعلیم کے بارہ میں خود قرآن ہی میں یہ دعوے بھی موجود ہے کہ

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا - (المائدہ آیت ۴)

یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین ہر رنگ میں کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر کے اس بات پر راضی ہو گیا ہوں کہ اب اسلام ہی تمہارا دین رہے۔

جیسا کہ پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں کسی تعلیم کے دائمی ہونے کے لئے صرف یہی کافی نہیں کہ وہ کامل ہو بلکہ اس کی دائمی حفاظت کی ضمانت بھی ضروری ہے۔ چنانچہ قرآن کریم اس اہم عقلی تقاضے کو بھی پورا کرتا ہے اور قرآن کو نازل کرنے والا خدا غیر مبہم الفاظ میں یہ دعوے کرتا ہے کہ

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ

(الحجر آیت ۱۰)

کہ ہم نے ہی اس کتاب کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ رہیں گے۔ یعنی اللہ تعالیٰ خود اس کی حفاظت کریگا اور اسے بگڑنے نہ دیگا۔ چنانچہ قرآن کریم کی لفظی حفاظت کا اللہ نے یہ انتظام فرمایا کہ لاکھوں حفاظ ہر زمانہ میں موجود رہے اور آج بھی موجود ہیں اور معنوی حفاظت کا یہ انتظام کیا کہ ہر صدی پر مجددین کا سلسلہ جاری فرمایا اور آخری زمانہ میں پیدا ہونے والے ایک عظیم الشان مجدد اور مصلح کے آنے کی خوشخبری دی جسے خود اللہ تعالیٰ امام بنائے گا اور وہ خدا تعالیٰ کی ہدایت کے تابع اسلام کے بارہ میں پیدا ہونے والے اختلافات کا فیصلہ کر کے تعلیم قرآن کی معنوی حفاظت کرے گا۔

ایک اور امتیاز۔ کتاب کے محفوظ ہونے کا دعوے

قرآن کریم کے بارہ میں کتاب محفوظ ہونے کا دعوے بھی اسلام کی ایک امتیازی شان ہے۔ اسلام کے سوا ہمیں کوئی ایسا مذہب نظر نہیں آتا جس کی مذہبی کتب نے اپنی حفاظت کا دعوے کیا ہو یا عملاً وہ اسی طرح محفوظ ہوں جس طرح وہ نازل ہوئی تھیں۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کریم کے اس دعوے کے حق میں کوئی قطعی تائیدی شہادت بھی ملتی ہے یا یہ محض ایک دعوے ہی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ بکثرت ایسے غیر مسلم محققین موجود ہیں جن کی انتہائی کوشش اور جستجو کے باوجود وہ یہ دکھانے سے عاجز آ گئے کہ قرآن کریم میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے بعد کسی قسم کی کوئی تبدیلی کی گئی ہو اور بہت سے غیر مسلم محققین کھلے لفظوں میں یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے کہ یہ ایک غیر مبدل اور محفوظ کتاب ہے۔ چنانچہ سر ولیم میور اپنی کتاب "لائف آف محمد" میں لکھتے ہیں:۔

ترجمہ "ہم نہایت مضبوط قیاسات پر کہہ سکتے ہیں کہ ہر ایک آیت جو قرآن میں ہے وہ اصل ہے اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی غیر محرف تصنیف ہے۔" [۱]

پھر مزید لکھتے ہیں کہ:۔

ترجمہ "اس کے علاوہ ہمارے پاس ہر ایک قسم کی ضمانت موجود ہے۔ اندرونی شہادت کی بھی اور بیرونی کی بھی کہ یہ کتاب جو ہمارے پاس ہے یہ وہی ہے جو خود محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے دنیا کے سامنے پیش کی تھی اور اسے استعمال کیا کرتے تھے۔" [۲]

ایک اور غیر مسلم محقق نولڈیکے کا قول ہے:۔

ترجمہ "ممکن ہے کہ تحریر کی کوئی معمولی غلطیاں (طرز تحریر کی) ہوں تو ہوں لیکن جو قرآن عثمانؓ نے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا اس کا مضمون وہی ہے جو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے پیش کیا تھا گو اس کی ترتیب عجیب ہے۔" [۳]

---

[۱] لائف آف محمد صفحہ ۵۶۲ [۲] لائف آف محمد صفحہ ۵۶۱
[۳] انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا زیر لفظ قرآن

اسلام کا منفرد دعوے - ہر زمانہ کے لئے کامل ہدایت

جہاں تک اسلام کے اس منفرد اور امتیازی دعوے کا تعلق ہے کہ قرآنی تعلیم کامل ہے اور اس لائق ہے کہ ہر زمانہ کے انسان کے لئے ہدایت بن سکے۔ اسلام کا یہ دعوے بھی بلا دلیل نہیں اور اس کی تعلیم قطعی اندرونی شہادتیں اس امر کی رکھتی ہے کہ یہ کامل بھی ہے اور زمانے کے بدلتے ہوئے تقاضے پورے کرنے کی اہلیت بھی رکھتی ہے۔

یہ تو ممکن نہیں کہ اس مختصر وقت میں اسلامی تعلیم کے تمام پہلوؤں کا تفصیلی جائزہ پیش کیا جا سکے۔ بعض اصولی پہلوؤں کی نشاندہی اور چند واضح مثالوں پر ہی اکتفا کروں گا۔

سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ اسلام اس کوشش میں کس طرح کامیاب ہوتا ہے کہ گزرتے ہوئے زمانہ کے بدلتے ہوئے تقاضوں کے باوجود اس کی تعلیم میں کسی تبدیلی کی ضرورت پیش نہ آئے۔ اس پہلو سے اسلام کی حکمت عملی کا مطالعہ ایک نہایت دلچسپ مضمون ہے۔ جس کے چند پہلو بطور نمونہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

۱۔ اصولی تعلیم کا بیان اور ایسی تفصیلات سے گریز جو وقت اور حالات کے بدلنے کے ساتھ تبدیلی کی محتاج ہوں۔

۲۔ انسان کے ذہنی، تمدنی اور سیاسی ارتقاء پر نظر ڈالتے ہوئے ایسی تعلیم دینا جو ہر امکانی صورت حال کو پیش نظر رکھے اور اس ٹھوس مشاہدہ پر مبنی ہو کہ کبھی کسی زمانہ میں بھی مختلف قومیں ترقی کے لحاظ سے ایک مقام پر کھڑی نہیں ہوتیں بلکہ ہر زمانہ میں متعدد ایسی قومیں ملتی ہیں جو اپنی نشوونما اور ترقی کے اعتبار سے بعض دوسرے زمانوں سے تعلق رکھتی ہیں مثلاً آج بھی یہ ممکن ہے کہ اس دنیا میں پتھر کے زمانے کے انسان بھی موجود ہوں۔ یا ہزار برس پہلے کے زمانہ سے تعلق رکھنے والے گروہ یا قومیں موجود ہوں جو شعور اور تمدن اور سیاست اور ارتقاء کے اعتبار سے بظاہر اس زمانہ میں ہوتے ہوئے بھی دراصل گزشتہ زمانوں کے لوگ ہوں۔ مثلاً آسٹریلیا کے قدیم باشندے یا کانگو کے پگمیز ہیں جن پر اس زمانے کے جدید سیاسی نظریات کو ٹھونسنا محض حماقت ہوگی۔

۳۔ ایسی تعلیم جو انسانی فطرت کے سب امکانی تقاضوں کو ملحوظ رکھے اور اس وقت تک غیر مبدل رہے جب تک انسانی فطرت میں تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ (باقی)

عالمگیر غلبہ اسلام کے لیے عظیم روحانی پروگرام

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے صد سالہ احمدیہ جوبلی اور غلبۂ اسلام کے لئے ایک روحانی پروگرام تجویز فرمایا تھا جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

۱۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔

۲۔ ہر روز دو رکعت نفل، نماز ظہر یا عشاء کے بعد ادا کئے جائیں

۳۔ کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

۴۔ ہر روز ۳۳، ۳۳ بار درج ذیل دعاؤں کا ورد کیا جائے:۔

(i) اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

(ii) سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

۵۔ کم از کم گیارہ بار روزانہ یہ دعائیں پڑھی جائیں:۔

(i) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝

(ii) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی تا کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اس منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعودؑ کا عفو و درگزر اپنے خادم سے

"حضرت منشی محبوب عالم آف نیلا گنبد ذکر کرتے ہیں کہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے بعد میں قادیان میں تھا۔ ان ایام میں حضورؑ قادیان سے باہر قیام پذیر تھے۔ حضرت ..... (اماں جانؓ) اس مکان میں تھیں جو باغ میں ہے اور حضورؑ ایک خیمہ میں تھے۔ حضرت اماں جانؓ نے میر مہدی حسین صاحب کو شیشے کا ایک مرتبان دے کر فرمایا کہ شہر جا کر عرق لے آؤ۔ اس مرتبان پر ایک چٹ لگی ہوئی تھی "عطیہ از محبوب عالم جے پور" یہ شخص قاضی محمد اسلم صاحب کا بھائی تھا۔ میر صاحب نے مجھے فرمایا کہ آؤ دونوں چلیں۔ میں بھی ساتھ ہو گیا۔ جب ہم مرزا سلطان احمد صاحب کے باغ میں پہنچے تو میر صاحب نے مجھے کہا کہ لو یہ مرتبان پکڑو۔ چنانچہ میں نے ان سے مرتبان لے لیا۔ جب وہ مرتبان میرے ہاتھ میں آیا اور جونہی میں نے دونوں ہاتھوں سے پکڑا تو اوپر کا حصہ میرے ایک ہاتھ میں رہ گیا اور نیچے کا دوسرے ہاتھ میں۔ گویا دو ٹکڑے ہو گیا۔ میں حیران ہوا کہ یہ کیا ہو گیا۔ سید مہدی حسین صاحب نے مجھے کہا کہ یہ مجھے حضرت اماں جانؓ نے دیا ہے اور اب آپ کو اُن کے پاس جواب دہی کے لئے چلنا ہوگا۔ چنانچہ ہم دونوں حضرت اماں جان کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے۔ دروازے پر دستک دی۔ اتفاق سے حضرت اماں جان ہی اندر سے بولیں کہ کیا ہے؟ کون ہے؟ مہدی حسین نے کہا حضور مہدی حسین ہوں۔ فرمایا کیا بات ہے؟ میر صاحب نے کہا کہ وہ مرتبان جو حضور نے عرق لانے کے لئے دیا تھا محبوب عالم نے توڑ ڈالا ہے فرمایا ان کو حضرت صاحب کے پاس لے جاؤ۔ وہاں سے ہم خیمہ کی طرف آئے عصر کا وقت تھا۔ حضورؑ کرسی پر تشریف فرما تھے۔ السلام علیکم کے بعد حضورؑ نے اندر آنے کی اجازت دی۔ اب میں ڈرتے ڈرتے اندر گیا اور میرے دل میں کئی قسم کے خیالات تھے کہ معلوم نہیں اب کیا سرزنش ہوگی۔ بدن پسینے سے تر ہو رہا تھا خوف سے دم خشک ہو رہا تھا۔ جب حضورؑ کی خدمت میں پیش ہوئے اور سید مہدی حسین صاحب نے اپنا ہی بیان دیا کہ محبوب عالم نے مرتبان توڑ ڈالا ہے۔ میرا خیال تھا کہ حضور پوچھیں گے کس طرح توڑا ہے کیسے ٹوٹا ہے؟ تو میں ساری حقیقت بیان کر دوں گا۔ مگر حضور نے کچھ نہیں فرمایا صرف اتنا کہا کہ "بہت ہی اچھا ہوا کہ مرتبان ٹوٹ گیا۔ اگر یہ برتن ٹوٹے نہیں تو ہمارے گھر میں اس کثرت سے جمع ہو جائیں کہ ہمارے رہنے کے لئے کہیں جگہ ہی نہ رہے۔"

میں حضورؑ کے اس جواب سے اس قدر خوش ہوا کہ میرا تمام رنج و فکر کافور ہو گیا اور مجھے کچھ عرض کرنے کی دلیری ہو گئی۔ چنانچہ میں نے حضرتؑ کی خدمت میں عرض کی کہ میں کل یا پرسوں تک لاہور جانے والا ہوں۔ ایک مرتبان حضورؑ کے واسطے خرید کر بھیج دوں گا۔ اس پر حضورؑ نے فرمایا۔ یہ شرعاً منع ہے۔ تاوان لینا شریعت میں جائز نہیں ہاں اگر تحفتہً بھیج دے ہم قبول کر لیتے ہیں۔ پس حضورؑ سے یہ مسئلہ اس وقت ہم نے سیکھا۔ ہم خوشی خوشی وہاں سے الوداع ہو کر واپس آ گئے۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے بھی یہی طریق رکھا کہ اگر کسی ملازم سے کوئی چیز ٹوٹ جائے تو اس سے تاوان کبھی نہیں لیا۔"

(لاہور تاریخ احمدیت صفحہ ۲۲۹-۲۳۰)

(مرسلہ: نصیر احمد راجپوت حلقہ عزیز آباد کراچی)

پتہ درکار ہے

- مکرم ناصر محمود ولد پیر محمد اکبر مرحوم قوم قریشی ہاشمی بمقام گولیکی ضلع گجرات نے مورخہ ۸۲/۱/۸ کو وصیت کی ہے۔ جو ابھی تک زیر تکمیل ہے۔ اگر کسی صاحب کو اُن کا پتہ معلوم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو پتہ سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔
- مکرم شمس الدین ولد امیر بخش صاحب سابقہ پتہ سکنہ چھور ۵.م ملکے ضلع گوجرانوالہ کے موجودہ ایڈریس کا اگر کسی دوست کو علم ہو تو۔ یا موصی خود یہ اعلان پڑھیں تو موجودہ پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

تحریک جدید کے سالِ نو کے اعلان کو ہوئے تقریباً تین ماہ کا عرصہ ہو گیا ہے مگر تا حال وعدہ جات کا کام محتاجِ تکمیل ہے۔

امراء کرام و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ جلد از جلد وعدہ جات لے کر بھجوائیں۔ اگر وعدہ جات کے مطبوعہ فارم میسر نہیں تو سادہ کاغذ پر ہی وعدہ جات بھجوا دیں۔

(وکیل المال اوّل۔ تحریک جدید ربوہ)

احباب سے ضروری گزارش

خاکسار عنقریب ایک ضروری کام کے سلسلہ میں کراچی جا رہا ہے۔ اپنے کراچی کے قیام کے دوران اور واپسی پر حیدر آباد۔ میرپور، نواب شاہ، ملتان۔ دہاڑی۔ ساہیوال اور اوکاڑہ کے احباب کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے الفضل کی توسیع و اشاعت کے سلسلہ میں امداد طلب کرے گا۔ اخبار کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے کے لئے احباب کی امداد اشد ضروری ہے کیونکہ احباب کے تعاون سے ہی سر ہو سکتی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس سلسلہ میں خاکسار سے بھرپور تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(عباد اللہ گیانی۔ منیجر الفضل ربوہ)

ضروری اطلاع برائے لجنات

تمام اضلاع کو آل پاکستان لجنہ ٹورنامنٹ کے سلسلہ میں کوائف فارم بمع ہدایات بھجوائے گئے تھے۔ لیکن بعض چٹھیوں سے پتہ چلتا ہے کہ ہر جگہ پہنچ نہیں سکے۔ اب وقت کی کمی کی وجہ سے مزید کوائف فارم نہیں بھجوائے جا سکتے۔ اس لئے لجنات سے گذارش ہے کہ مندرجہ ذیل نمونہ کے مطابق کوائف فارم خود تیار کر کے کھلاڑیوں سے پُر کروا لیں اور شمولیت کی اطلاع جلد سے جلد دیں۔

کوائف فارم لجنہ ٹورنامنٹ ۱۱-۱۲ فروری ۱۹۸۴ء۔

نام لجنہ ——— حلفیہ بیان کہ لجنہ کی ممبر ہے۔

نام کھلاڑی ——— " " پردہ کرتی ہے۔

ولدیت ——— مکمل پتہ ———

عمر ——— دستخط کھلاڑی ———

تعلیم ——— دستخط صدر ———

(سیکرٹری صحت جسمانی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

قابل فروخت زرعی اراضی

ربوہ سے تقریباً ایک میل کے فاصلہ پر پختہ سڑک سے تقریباً دو فرلانگ بطرف احمد نگر ۱۹-۵۲ کنال رقبہ قابلِ فروخت ہے خواہشمند حضرات نظارت امور عامہ سے رجوع فرمائیں۔

(ناظر امور عامہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے راشد محمود احمد صاحب بینک آفیسر کو بتاریخ ۲۷ دسمبر ۱۹۸۳ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت و خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نو مولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اسلام اور احمدیت کا خادم بنائے اور اسے دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔ آمین

(ملک انتخار احمد سمن آباد لاہور)

گمشدہ رسید بک

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کی رسید بک نمبر ۶۰۵۰ جو کہ صدر حلقہ ۷-۴ جماعت احمدیہ اسلام آباد کی تحویل میں تھی گم ہو گئی ہے لہٰذا اس رسید بک پر کوئی چندہ ادا نہ کیا جائے۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زبانیں سیکھنے سے متعلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی انصار اللہ سے نئی توقعات

سالانہ اجتماع انصار اللہ ۱۹۸۳ء کے موقعہ پر مجلس مرکزیہ کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار کو غیر ملکی زبانیں سیکھنے سے متعلق فرمایا۔

"آپ سے میں یہ کہتا ہوں کہ آپ زبانیں سیکھئے۔ جتنے انصار ہیں۔ آپ کی عمر ایسی نہیں ہے کہ آپ سیکھ نہ سکیں پس آپ کو خدا تعالیٰ نے جو بچپن کا ملکہ عطا فرمایا ہے وہ حاصل کرلیں اور سیکھنے میں بے تکلف ہو جائیں کوئی شرم محسوس نہ کریں۔ ٹوٹے پھوٹے جتنے فقرے سیکھے جاتے ہیں بے شک سیکھیں اور انہیں بولیں اور اپنے لئے زبانیں چنیں۔ کیونکہ اب اگر آپ کو باہر جانے کی توفیق نہ ملے تو باہر والوں نے تو یہاں آنا ہی آنا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے رُخ پڑ چکا ہے وہ دن بدن پھیلتا چلا جائے گا۔ انہیں سنبھالنے کے لئے مرکز میں ایسے آدمی ہونے چاہئیں جو ان کی زبانیں جاننے والے ہوں اور بول سکتے ہوں۔ (الفضل ۹ جنوری ۱۹۸۴ء)

تمام زعماء اور زعماء اعلیٰ و ناظمین اضلاع سے تاکیدی درخواست ہے کہ زبانیں سیکھنے سے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد تمام انصار تک پہنچائیں اور بار بار تاکید کریں تا زیادہ سے زیادہ انصار زبان سیکھنے کی اس عہد آفریں مہم میں عملاً حصہ لے کر حضور ایدہ اللہ کی توقعات پر پورا اترنے کی بھرپور کوشش کریں۔ زعماء کرام اس ضمن میں اپنی سعی سے مرکز کو آگاہ کریں کہ کتنے انصار نے کون کون سی نئی زبان سیکھنے کا عمل شروع کر دیا ہے۔

مجالس انصار اللہ اندرون پاکستان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو بھی ملحوظ رکھیں کہ:۔

"تو شش کریں کہ کوئی نہ کوئی زبان آ جائے۔ اگر باہر کی نہیں سیکھ سکتے تو اپنے ملک کی دوسری زبانیں سیکھئے"

اللہ تعالیٰ تمام انصار کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی توقعات پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

قائدین مجالس / ناظمین اطفال

۳ر فروری تا ۱۰ر فروری

ہفتہ وقف جدید دفتر اطفال

کا اہتمام فرمائیں:

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ٹھیکہ مطلوب ہے

ربوہ سے گیارہ میل کے فاصلہ پر پختہ سڑک سے ایک میل دور ۲۴۰ ایکڑ زرخیز اور آباد رقبہ آب پاشی کے عمدہ وسائل کے ساتھ ٹھیکہ پر دینا مطلوب ہے۔ جو دوست خواہش مند ہوں فوری رابطہ قائم کریں:

(وکیل الزراعت ربوہ)

خدمتِ خلق کی ایک خوشکن رپورٹ

رانا مبارک احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے جولائی ۱۹۸۳ء تا اکتوبر ۱۹۸۳ء کی مندرجہ ذیل خوشکن رپورٹ بھجوائی ہے جو احباب جماعت کے ملاحظہ کے لئے پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو شرف قبولیت عطا کرے۔ جملہ صدر صاحبان اور سیکرٹریان امور عامہ سے درخواست ہے کہ وہ باقاعدگی کے ساتھ خدمت خلق اور حسنِ روابط کے سلسلہ میں اپنی رپورٹ بھجواتے رہیں۔ حلقہ میں ۲۴۶ کی تعداد میں احمدی رہائش پذیر ہیں۔

عید الفطر کے موقعہ پر حضور کی طرف سے عید مبارک اور السلام علیکم کا تحفہ ہر احمدی کے گھر پہنچایا گیا۔ عید الاضحیٰ کے موقعہ پر قربانی نہ دینے والے احباب کے گھروں میں گوشت پہنچایا گیا۔

۹ مریضوں میں سے تین کو ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ ہسپتال میں ڈیوٹی لگائی جاتی رہی۔ دو مریضوں کو ۲۸۰ روپے بطور امداد دیئے گئے۔ ۱۵ مریضوں کا مفت معائنہ کرایا گیا تین دن یخنی ہسپتال بھجوائی گئی۔

مریضوں کی شفایابی کے لئے الفضل میں دعا کا اعلان کروایا گیا۔

ایک میاں بیوی کی رنجش دور کروائی گئی۔

چھ دوستوں کی اخلاقی امداد کی گئی۔ اور دو بے روزگار دوستوں کو ملازمت دلائی گئی۔

حسب ضرورت خالی گھرانوں پر کئی روز تک خدام و اطفال ڈیوٹی دیتے رہے۔

-/۷۵ روپے ماہوار ایک بیوہ کو ادا کئے جاتے رہے۔

حسب ضرورت ٹرانسپورٹ مہیا کی گئی۔

تین تعزیتی ریزولیوشن پاس کر کے پسماندگان کو بھجوائے گئے۔

نو گھروں میں تعزیت کی گئی۔ دو جنازوں میں شرکت کی۔

چالیس آدمیوں کو مطلوبہ فاصلہ تک لفٹ دی گئی۔

حضور کا ائرپورٹ پر استقبال کیا گیا۔ شکرانہ کے طور پر اجتماعی تہجد ادا کی گئی اور نماز فجر کے بعد دو بکرے ذبح کر کے مستحقین میں گوشت تقسیم کیا گیا۔

۲ دوستوں کو -/۱۵۰۰ روپے قرضہ حسنہ دیا گیا۔ تالیف قلوب کے لئے -/۵۰ روپے خرچ کئے۔

۱۱۹ گرم و ٹھنڈے کپڑے، چار جوتے تقسیم کئے اور ۵۳ گرم کپڑے چولستان کے غرباء کے لئے بھجوائے گئے۔

ایک عدد سلائی مشین (قابل مرمت) ایک مستحق کو دی گئی۔ ایک سکول کی ۵۰ روپے امداد کی گئی۔ اور -/۵۰ روپے کے ٹی۔ بی ٹکٹ خریدے گئے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں حسن تعلق اور خوشگوار رابطہ کے لئے کوشش کی جاتی رہی۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

برائے توجہ امراء کرام و صدر صاحبان

تحریک جدید کے سال نو کے اعلان کو ہوئے تقریباً ایک ماہ کا عرصہ گذر گیا ہے مگر تا حال وعدہ جات کا کام محتاج تکمیل ہے۔ براہ کرم جلد از جلد وعدہ لے کر ارسال فرمادیں۔ اگر وعدہ جات کا فارم نہیں ملا تو سادہ کاغذ پر ہی وعدہ جات بھجوادیں مگر وعدہ کے ساتھ دفاتر کی تقسیم نہ بھولیں۔ ہر وعدہ کو واضح کریں کہ یہ کس دفتر سے تعلق رکھتا ہے۔ اوّل، دوم یا سوم۔

(وکیل المال اوّل)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

جملہ ایسے خدام جو امسال میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ ان کے نام اور مکمل پتہ جات ۱۵ر فروری تک دفتر مرکزیہ بھجوادیں۔ جزاکم اللہ۔

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۵۴۳۹

میں مریم صدیقہ زوجہ پروفیسر عبدالواحد صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ بے کار عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۵۴ء غالباً ساکن اسلام ضلع اسلام بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۳-۵-۱۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- حق مہر ۶۰۰۰/- روپے وصول شدہ
۲- زیورات ساڑھے چار تولے۔
۳- دو عدد گائے ۳۰۰۰/- روپے
۴- گوکہ سونا و چاندی تقریباً ایک تولہ مالیتی چالیس روپے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الراقمہ
مریم صدیقہ مکان نمبر ۳۵ سٹریٹ نمبر ۳۶ سیکٹر ۶/۱ - ۴ اسلام آباد۔
گواہ شد نمبر ۱ - انتخاب واحد صاحب ابن پروفیسر عبدالواحد صاحب مرحوم اسلام آباد
گواہ شد نمبر ۲ - عبدالوہاب صاحب - موصی نمبر ۱۱۰۹۷۰ اسلام آباد

مسل نمبر ۲۵۴۴۰

میں مریم بیگم زوجہ جہانگیر محمد صاحب جوئیہ قوم جوئیہ پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیرا چانن خان والا ضلع خوشاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۳-۶-۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- حق مہر ۶۰۰۰/- روپے وصول شدہ
۲- زیورات ساڑھے چار تولے۔
۳- دو عدد گائے ۳۰۰۰/- روپے
۴- گوکہ سونا و چاندی تقریباً ایک تولہ مالیتی چالیس روپے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الراقمہ
مریم صدیقہ مکان نمبر ۳۵ سٹریٹ نمبر ۳۶ سیکٹر ۶/۱ - ۴ اسلام آباد۔
گواہ شد نمبر ۱ - انتخاب واحد صاحب ابن پروفیسر عبدالواحد صاحب مرحوم اسلام آباد
گواہ شد نمبر ۲ - عبدالوہاب صاحب - موصی نمبر ۱۱۰۹۷۰ اسلام آباد

مسل نمبر ۲۵۴۴۱

میں عائشہ بی بی زوجہ چوہدری رحمت علی صاحب قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۵۱ء ساکن گگو ماہل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۳/۱۱/۱۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

۱- ۱۲ کنال زرعی اراضی واقع گگو ماہل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مالیتی = ۷۵۰۰۰/- روپے
۲- چھ کنال زرعی اراضی واقع گگو ماہل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مالیتی = ۲۲۰۰۰/- روپے
۳- آٹھ کنال زرعی اراضی واقع گگو ماہل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مالیتی = ۶۰۰۰۰/- روپے
۴- مکان فروخت شدہ رقم = ۱۹۰۰۰/- روپے
۵- رہائشی پلاٹ نمبر ۲ واقع دارالفتوح ربوہ ۷ مرلہ = ۱۵۰۰۰/- روپے

میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- ایک عدد مکان دو منزلہ ۳ منزلہ بمعہ چوبارہ قیمت اندازاً = ۲۵۰۰۰/- روپے
۲- دو عدد مکان نزد پرائمری سکول بزرگ بدوملہی قیمت = ۵۰۰۰۰/- روپے
۳- پانچ عدد دوکانات برلب ریلوے روڈ بدوملہی قیمت اندازاً = ۱۰۹۰۰۰/- روپے
۴- دو عدد دکان (۱۰×۱۰) محصول چونگی بدوملہی قیمت اندازاً = ۳۰۰۰/- روپے
کل میزان = ۱۸۷۰۰۰/- روپے
اس وقت مجھے مبلغ + روپے ماہوار بصورت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ + روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ ۸۳/۱/۹ سے منظور فرمائی جائے۔

العبد محمد علی بھٹی ولد جلال الدین بھٹی صاحب بدوملہی ضلع سیالکوٹ
گواہ شد نمبر ۱ - رفیع الدین صاحب بٹ بدوملہی ضلع سیالکوٹ
گواہ شد نمبر ۲ - غلام احمد ولد اللہ دتہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ

مسل ۲۵۴۴۱

میں عائشہ بی بی زوجہ چوہدری رحمت علی صاحب قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۵۱ء ساکن گگو ماہل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۳/۱۱/۱۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

۱- ۱۲ کنال زرعی اراضی واقع گگو ماہل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مالیتی = ۷۵۰۰۰/- روپے
۲- چھ کنال زرعی اراضی واقع گگو ماہل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مالیتی = ۲۲۰۰۰/- روپے
۳- آٹھ کنال زرعی اراضی واقع گگو ماہل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مالیتی = ۶۰۰۰۰/- روپے
۴- مکان فروخت شدہ رقم = ۱۹۰۰۰/- روپے
۵- رہائشی پلاٹ نمبر ۲ واقع دارالفتوح ربوہ ۷ مرلہ = ۱۵۰۰۰/- روپے
۶- حق مہر = ۱۰۰۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ روپے ماہوار بصورت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ = ۱۵۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ عائشہ بی بی زوجہ چوہدری رحمت علی صاحب گگو ماہل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
گواہ شد نمبر ۱ صادق علی صاحب ولد رحمت علی صاحب ۳/۱ دارالصدر جنوبی ربوہ
گواہ شد نمبر ۲ - ناصر احمد صاحب ولد چراغ الدین مرحوم کارکن بہشتی مقبرہ
وصیت نمبر ۲۳۲۲۶

مسل ۲۵۴۴۲

میں سید عبدالصبور احمد شاہ ولد سید مبارک احمد شاہ قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی باوا صغرا ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۳/۱۰/۱۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ سید عبدالصبور احمد شاہ ولد سید مبارک احمد صاحب شاہ ساکن بستی باوا صغرا شاہ شمس روڈ ملتان
گواہ شد نمبر ۱ چوہدری عبدالرحیم صاحب
وصیت نمبر ۲۲۷۹۷
گواہ شد نمبر ۲ عبدالسبحان ناصر صدیقی صاحب
وصیت نمبر ۱۸۲۹۷

مسل ۲۵۲۶۲

میں حاجی محمد علی بھٹی ولد حاجی جلال الدین صاحب قوم بھٹی پیشہ سابقہ درزی عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۷۰ء ساکن بدوملہی ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۳/۱/۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت

پیدائشی احمدی ساکن ڈیرا چانن خان والا ضلع خوشاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۳-۶-۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- حق مہر ۶۰۰۰/- روپے وصول شدہ
۲- زیورات ساڑھے چار تولے۔
۳- دو عدد گائے ۳۰۰۰/- روپے
۴- گوکہ سونا و چاندی تقریباً ایک تولہ مالیتی چالیس روپے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الراقمہ
مریم بیگم زوجہ جہانگیر محمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ خوشاب
گواہ شد نمبر ۱ - جہانگیر محمد صاحب جوئیہ ایڈووکیٹ ڈیرا چانن خان والا خوشاب
گواہ شد نمبر ۲ - طاہر محمود چوہدری صاحب مربی سلسلہ ڈیرا چانن خان والا ضلع خوشاب۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں کسی طالب علم کے ساتھ مارپیٹ کا کوئی واقعہ نہیں ہوا

نظارت امور عامہ ربوہ کی طرف سے جاری کردہ پریس ریلیز میں سراسر من گھڑت خبروں کی پُرزور تردید:

ربوہ ۲۹ جنوری۔ نظارت امور عامہ نے ربوہ میں ایک طالب علم کے ساتھ ہونے والے مبینہ واقعہ کی حقیقت بیان کرنے کے لئے ایک پریس ریلیز جاری کیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ربوہ میں کسی جگہ پر کسی طالب علم کے ساتھ مارپیٹ کا قطعاً کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ اور ملک کے شرپسند عناصر ایسی صورتحال میں جبکہ ملک کی سرحدیں خطرہ کی زد میں ہیں اندرون ملک فساد پھیلا کر ملک دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کرنا چاہتے ہیں۔

نظارت نے اپنے پریس ریلیز میں اس نام نہاد واقعہ کی اصل حقیقت بیان کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ۲۴ جنوری کو ایک بس جو چنیوٹ سے سرگودھا جا رہی تھی اس پر گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا ایک طالبعلم نورحسین ولد ظفر اقبال ساکن چک ۴۸ جنوبی سرگودھا درہ سٹاپ سے بس پر سوار ہوا۔ طالب علم مذکور دروازہ میں کھڑا تھا اس نے سڑک پر پیدل جاتی ہوئی ایک برقعہ پوش خاتون کو شرارت کے ساتھ اپنی ٹانگ لہرا کر دھکا دیا جس سے وہ خاتون سڑک پر گر گئی۔ ایک معزز شہری مکرم منظور احمد باجوہ صاحب نے جو اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ کار میں لاہور جا رہا تھا اس واقعہ کو دیکھا اس نے اپنی کار واپس کی اور اڈہ ربوہ پر جہاں بس رکی تھی نورحسین مذکور کو ایک شریف برقعہ پوش خاتون کے ساتھ اس بدتمیزی پر باز پرس کی اور تھانہ چلنے کو کہا۔ مذکور طالبعلم نورحسین نے اسی وقت اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور سب لوگوں کی موجودگی میں معافی مانگی۔ چنانچہ اڈا پر موجود لوگوں کے کہنے پر معاملہ رفع دفع ہو گیا۔ اور نورحسین اسی بس پر سوار ہو کر سرگودھا کی سمت چلا گیا۔

پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ یہ ہے اصل حقیقت اس سارے واقعہ کی جس کو جھوٹ اور ظلم و زیادتی کی رنگ آمیزی سے کچھ کا کچھ بنایا جا رہا ہے اور طالب علم کو "مارنے پیٹنے" اور "ظلم و زیادتی" کے افسانے گھڑ کر مولوی صاحبان اخبارات میں بیان دے رہے ہیں اور معاملے کو بلاوجہ بڑھا کر ملک میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ مذہب کے نام پر اپنی سیاست کی دکان چلانے والے یہ مولوی صاحبان ایسے من گھڑت واقعات گھڑتے رہتے ہیں تاکہ پرامن اور محب وطن افراد جماعت احمدیہ پر ظلم و تعدی کا کوئی راستہ ڈھونڈا جائے۔ ان ہی عناصر نے ربوہ میں تعلیمی اداروں کے ماحول کو کشیدہ کر کے رکھ دیا ہے اور جو تعلیمی ادارے اپنی تعلیمی شہرت کے سبب ملک بھر میں ممتاز تھے اب بے سکونی اور فساد کی آماجگاہ بنتے جا رہے ہیں۔

پریس ریلیز میں بتایا گیا ہے کہ یہ عناصر پہلے ۲۵ جنوری کو ربوہ میں ایک جلوس نکال کر جماعت احمدیہ کے خلاف غلیظ نعرہ بازی کر چکے ہیں، اور اب ۳۰ جنوری کو بھی اسی قسم کی قانون شکنی اور بدامنی کا ارادہ رکھتے ہیں اس صورت حال سے شہر اور ضلع کی انتظامیہ کو مطلع کر دیا گیا ہے کہ وہ ملک دشمنوں کے ارادے بھانپ لیں اور ملک کو بروقت بدامنی کا شکار ہونے سے بچا لیں۔

"یوم مصلح موعود"

۲۰ فروری بروز پیر "یوم مصلح موعود" کا مبارک دن آ رہا ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ اس روز خدا تعالیٰ کی اس عظیم الشان پیشگوئی "مصلح موعود" کو پورے شوق اور اہتمام سے منائیں۔ مقامی طور پر اس روز جلسے کریں جن میں پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے۔

جماعتیں اپنی سہولت کے پیش نظر ۲۰ فروری کی بجائے اس کے نزدیک کسی دوسرے دن بھی یہ تقریب منا سکتی ہیں۔ جلسہ کی کارروائی کی تفصیلی رپورٹ نظارت ہذا کو بھیجی جائے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ

امسال ۹-۱۰-۱۱ مارچ بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ گھوڑ سواروں سے درخواست ہے کہ وہ ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(صدر گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کمیٹی)

★ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ★

ضرورت خادم مسجد

مسجد نور جماعت احمدیہ راولپنڈی میں ایک خادم مسجد کی ضرورت ہے جو مخلص اور مستعد۔ سائیکل چلا سکتا ہو۔ اردو لکھ پڑھ سکتا ہو۔ معقول تنخواہ دی جائے گی۔ جو بالمشافہ طے کی جائے گی۔ سنگل رہائش کے لئے جگہ دی جائے گی۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں امیر/صدر جماعت کے ذریعہ بھیجیں یا امیر/صدر جماعت کے تعارفی خط کے ساتھ ملیں۔ (جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی)

★ ★

جماعت احمدیہ کی پینسٹھویں (۶۵) مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی پینسٹھویں (۶۵) مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۳۰، ۳۱ مارچ/امان اور یکم اپریل/شہادت ۱۳۶۳ ہش/۱۹۸۴ء بروز جمعہ ہفتہ اور اتوار منعقد ہوگی۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

ضروری اطلاع

آفسی چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں۔

زیر نگرانی:- حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین

حکیم انوار احمد جان

۵-۶-۷ جنوری

دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے!

مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان

کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ فون: ۵۵۸

اعلان

منظور شدہ نمبر III-G-481 رجسٹرڈ نمبر R.P/58

نرسری کلاسز میں

داخلہ شروع ہے

ماڈرن ایجوکیشن اسکول

ربوہ کا واحد منظور شدہ ادارہ

اکسیر سرکن

جانوروں کا پیشاب کے ساتھ خون آنا۔

فی پیکٹ -/۳، درجن -/۲۷۔

گرس ۴۰/۳۰۲

بونس علاوہ۔ تفصیلات کے لئے

کیور ویٹرنری کمپنی

کیور میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷